# امام کو لقمہ دینے کے لئے کیا کہنا چاہیئے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

امام کو لقمہ دینے کے لیے اللہ اکبر کہنا چاہیے؟ یا سبحان اللہ کہنا چاہیے؟ حدیث میں کس کا ذکر ہے؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

امام سے نماز میں غلطی ہو جانے پر لقمہ دینے کا مقصد امام کو غلطی کی طرف متوجہ کرنا ہے اور اس کے لیے سبحان اللہ کہنا بہتر ہے، کیونکہ حدیث میں اس کا ذکر موجود ہے اور اللہ اکبر کہہ کر لقمہ دینا بھی جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من نابه شيء في صلاته فليسبح، فإنه إذا سبح التفت إليه" ترجمہ: جسے نماز میں کوئی معاملہ پیش آئے، تو اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا، تو امام متوجہ ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 316، حدیث 421، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

تاتارخانیہ میں ہے "المصلی اذا کبر بنیۃ ان یعلم غیرہ انہ فی الصلاۃ لا تفسد صلاتہ، والاولی التسبیح لقولہ علیہ السلام: التسبیح للرجال والتصفیق للنساء" نمازی جب اس نیت سے تکبیر کہے کہ دوسرے شخص کو معلوم ہو جائے کہ وہ نماز میں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مگر تسبیح بہتر ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تصفیق (سیدھے ہاتھ کی انگلیاں الٹے ہاتھ کی پشت پر مارنا)۔

(تاتارخانیہ، جلد 2، صفحہ 220، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مقتدی کو ایسے موقع پر جبکہ امام کو متوجہ کرنا ہو، سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہنا، جائز ہے، جس سے امام کو خیال ہو جائے اور نماز کو درست کر لے۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 187، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4360

تاریخ اجراء: 29ربیع الآخر1447ھ/23اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net